کانچ کی دنیا
www.novelsclubb.com
ناولز کلب
از قلم ثمن عدنان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کانچ کی دنیا

از قلم

ثمن عدنان

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کانچ کی دنیا

از ثمن عدنان

قسط 02

دخان چائے کے دو کپ لے کر کمرے میں داخل ہوا۔اور شہریار شاور لے کر ابھی نکلا ہی تھا۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا ہو کر اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔

"یہ رہی تمہاری چائے۔" دخان نے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یار چارج تو دو مجھے۔میں چارج گھر ہی بھول آیا۔کل سے موبائل بند پڑا ہوا ہے۔"

اس نے دخان کو بنا دیکھے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

"آج چلتے ہیں شاپنگ کرنے۔وہیں سے لے لینا چارج۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہریار بالوں سے فارغ ہو کر چائے کا کپ لیے کاؤچ کی طرف بڑھا اور دخان کی بات پر

اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"یار تمہارے پاس ہے نا چارج۔ تم اپنا دے دو تو۔"

"خبر دار جو اس کی طرف دیکھا بھی تو۔ اپنا لینا بیٹا۔" وہ آنکھیں چڑھاتے ہوئے بولا۔

"تم مجھے جواب دے رہے ہو۔ مجھے۔" شہریار اپنی مردانگی کا رعب ڈالنے لگا۔

"ہاں! ہاں تمہیں جواب دے رہا ہوں۔" وہ بھی پھر اسی کا دوست تھا۔ دخان نے بھی

www.novelsclubb.com

رعب دار آواز میں جواب دیا۔

"نئی مجھے ایک بات بتاؤ۔ کیا میں نے کھا جانا ہے؟"

شہریار نے چائے کے کپ کو میز پر رکھا اور دخان کی طرف متوجہ ہوا۔

"یار شہریار ڈرامے نا کرو میرے سامنے۔ مجھے ہنسی آتی ہے تمہاری ایکٹنگ پر۔" وہ کوشش کے باوجود بھی اپنی ہنسی نا روک سکا۔

شہریار بھی ہنسنا چاہتا تھا۔ مگر اس وقت ہنسی سے زیادہ چارج لینا ضروری تھا۔ اس لیے وہ ہنسی دبا گیا۔

"کیسا زمانہ آگیا ہے۔ دوست اب چارج بھی نہیں دے سکتا۔ باتیں کرتا ہے جان دینے کی۔ اللہ بچائے ایسے لوگوں سے۔" شہریار نے اپنا اگلا داؤ کھیلا۔ اس نے پوری کوشش کی کہ دخان مان جائے۔ لیکن وہ شہریار کے ڈراموں کو باخوبی جانتا تھا۔

"بھائی جو مرضی کہو۔ میں برا ہی ٹھیک ہوں۔"

"تمہیں لگتا ہے میں تمہارا چارج واپس نہیں کروں گا؟ یار تمہیں میں ایسا لگتا ہوں۔"

اس نے شکی انداز میں کہتے ہوئے منہ پھیرا اور چائے کا گھونٹ بھرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے چہرے پر مسکراہٹ بھی تھی۔

دخان نے اس کی بات سنتے ہی اسے گھورا۔

شہریار چیزوں کے معاملے میں لاپرواہ رہتا تھا۔وہ اکثر ہی چیزیں بھول جاتا اور پھر دوستوں کی چیزیں لے کر تب تک استعمال کرتا جب تک وہ ناکارہ نا ہو جاتیں۔جو چیز ایک بار شہریار کے ہاتھ لگ جاتی۔شہریار اسے اپنی ہی ملکیت سمجھ لیتا۔اس لیے دوست اسے اپنی چیزیں کم ہی دیتے کیونکہ دینے کے بعد ملنے کی کوئی امید باقی نہیں رہتی تھی۔

شہریار اس کی نظریں خود پر محسوس کر چکا تھا اور خود اس کی نگاہوں کو نظر انداز کرنے لگا۔

دخان کی نظریں وہیں اس کے چہرے پر اٹکی ہوئی تھیں جس کے باعث شہریار کا خود پر قابو ختم ہو چکا گیا۔

"نادو بھوکے۔"اس نے کوشن اٹھا کر دخان کو مارا اور ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم سے امید چیز ملنے کی۔ بات دیکھو کون کر رہا ہے" کہتے ہوئے دخان اپنی جگہ سے اٹھا

اور شہریار کے سامنے سے چائے کا کپ اُٹھایا۔

"اب یہ تو پی لینے دو۔ کپ تو واپس کر سکتا ہوں میں۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"اب کیا شربت پینا ہے۔ پکڑ اؤ اِدھر" وہ ٹرے لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

شہریار اپنی جگہ سے اٹھا اور سائیڈ ٹیبل کی درازیں چیک کرنے لگا۔ آخر کمرہ چھاننے کے

بعد وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو ہی گیا۔

چارج وارڈروب میں پڑا تھا اس نے نکالا اور اپنا موبائل چارج لگا دیا۔

"مجھ سے پنگے لیتا ہے۔ چھپا یا دیکھ لو کہا ہے۔" وہ خود کلامی کرتے ہوئے ہنسنے لگا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد دخان بھی فریش ہو چکا تھا وہ شہریار کے کمرے میں اسے بلانے کے لئے آیا۔

مگر شہریار اپنے کمرے میں نہیں تھا۔دخان کمرے سے باہر نکلنے لگا تو اس کی نظر موبائل

پر پڑی جو چارجنگ پہ لگا ہوا تھا۔

دخان دو قدم اس کی طرف بڑھا اور سوئچ بند کر دیا۔

"اب تیز تیز چارج ہو گا موبائل۔۔"وہ ہنستے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

سورج ڈھل رہا تھا اور سڑک پر ٹریفک کا رش تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی گاڑی کلفٹن بیچ کے پاس رکی۔وہ بڑے بڑے قدم بڑھاتا ایک بینچ کے پاس رکا۔

جہاں ایک لڑکی اداس سی بیٹھی تھی۔

"پانی!"اس نے پانی کی بوتل زوبیہ کی طرف بڑھائی۔

یعنی وہ اداس لڑکی زوبیہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کافی وقت سے زوبیہ یہیں بیٹھی روتی رہی تھی۔اس لیے اس کا گلا خشک ہو چکا تھا۔

اس نے دیکھے بغیر پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے پکڑی اور ڈھکن کھول کر منہ کو لگالی۔

وہ کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

"شکریہ !"اس نے بوتل کا ڈھکن لگا کر بوتل اس کی طرف بڑھائی۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں ؟"اس نے بوتل زوبیہ کے ہاتھ سے پکڑی اور بینچ پر بیٹھنے کی

اجازت طلب کی۔

www.novelsclubb.com

زوبیہ نے روتی آنکھیں اوپر اٹھائیں اور لڑکے کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔جو اسی کی

طرف دیکھ رہا تھا۔

اس لڑکے نے ہڈی سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا اور ماسک بھی لگایا ہوا تھا۔ لیکن زوبیہ اس کی چمکتی نیلی آنکھیں دیکھ سکتی تھی۔ ہڈی سے اس کے بال بڑے ہونے کی وجہ سے باہر نکلے ہوئے تھے۔

ایک منٹ کے لئے تو زوبیہ اس کی آنکھوں کو دیکھتی رہ گئی۔ مگر تبھی اس نے اپنے سر کو خم دیا اور اس منظر سے نکل آئی۔

"چلو میں خود ہی بیٹھ جاتا ہوں۔"

جب زوبیہ کی طرف سے کوئی جواب نا آیا تو وہ اس کی خاموشی کو اجازت سمجھ گیا اور اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"کس کی اجازت سے بیٹھے ہو؟" زوبیہ اس کی اس حرکت پر اٹھ کھڑی ہوئی اور غصے سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھئی ہمارے ہاں خاموشی کو رضامندی ہی سمجھا جاتا ہے۔اب میں کیا کرتا۔" وہ معصومیت سے بولا۔

"اگر کوئی خاموش ہے تو اس کا مطلب آپ کسی کے ساتھ بھی بیٹھ جائیں گے؟"

"کسی اور کا تو نہیں پتہ آپ کے ساتھ ضرور بیٹھ جاؤں گا۔" وہ شرارت سے کہہ رہا تھا۔

ماسک کی وجہ سے اس کے دانت تو نظر نہیں آ رہے تھے۔ لیکن اس کی باتیں اور دیکھنے کا انداز زوبیہ کو ضرور کھٹک رہا تھا۔

"پلیز جاؤ یہاں سے۔" وہ اکتا کر بولی اور واپس بینچ پر بیٹھ گئی۔

"پریشان ہیں آپ؟" اس نے زوبیہ کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

زوبیہ نے اسے گھورا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا بس! کھانا ہے کیا؟۔ نہیں کرتا کوئی سوال۔" زوبیہ کا گھورنا اس پر اثر کر گیا اور وہ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد زوبیہ خود ہی بولنے لگی۔

"میں کسی کے ساتھ برا نہیں کرتی تو لوگ میرے ہی پیچھے کیوں پڑے رہتے ہیں۔" اس نے خاموشی کا سکوت توڑا اور روتے ہوئے بولنے لگی۔

"کیا آپ میرے ساتھ شئیر کر سکتی ہیں؟"

"کیا کر لیں گے آپ؟" زوبیہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ضروری نہیں ہر بات اسے ہی بتائی جائے جو کچھ کر سکتا ہو۔ اگر میں کچھ کر نا سکا تو تمہارا غم تو سن سکوں گا۔" وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

"اس سے کیا ہو گا؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس سے بوجھ ہلکا ہو جائے گا آپ کے دل کا۔ اگر میں آپ کا مسئلہ حل نا بھی کر سکا تو

آپ کی تکلیف تو محسوس کر ہی لوں گا۔ درد بانٹ لینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔"

"میرا کسی کے ساتھ بھی بات شیئر کرنے کو دل نہیں کرتا۔ مجھے لوگوں سے ڈر لگتا ہے۔

لوگ توڑتے ہیں اور مجھے ٹوٹنے سے ڈر لگتا ہے۔

"انسانوں کی مدد پڑتی رہے گی آپ جتنا مرضی بھاگ لیں ان سے اور آپ کو توڑا اسی لیے

جاتا ہے کیونکہ آپ ان سے ڈرتی ہیں۔ انسانوں کا سامنا کرنے لگیں گی تو کوئی آپ کو

نہیں توڑے گا۔" وہ زوبیہ کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ زوبیہ چہرہ بازوؤں میں چھپائے

رو رہی تھی۔

"سب آپ کی طرح بہادر نہیں ہوتے۔"

"اور سب آپ کی طرح بزدل نہیں ہوتے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی بات سن کر زوبیہ نے چہرہ اوپر اُٹھایا جو آنسوؤں سے مکمل بھیگا ہوا تھا۔

"میں بزدل تو نہیں ہوں۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ اس کے الفاظ اس کا ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے۔

"آپ گہری سانس لیں۔ سامنے پانی کو دیکھیں اور بھول جائیں جو ہوا ہے۔"

وہ سامنے بہتی لہروں کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیسے بھول جاؤں یار۔ آپ کے لئے کہنا بہت آسان ہے۔ پتہ تو اسے ہوتا ہے جو سہتا ہے۔ میری تکلیف کا اندازہ آپ نہیں لگا سکتے۔"

"اس کی طرف دیکھو۔" لڑکے نے انگلی سے دائیں جانب اشارہ کیا۔ جیسے وہ کچھ دیکھا رہا ہو۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ نظریں پھیر کر اس طرف دیکھنے لگی۔ وہاں والدین ایک بالغ لڑکے کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اس لڑکے کے والدین اسے کھانا کھلا رہے تھے۔

"دیکھو وہ لڑکا کم و بیش بارہ سال کا تو ہے۔ لیکن اپنا کام خود نہیں کر سکتا۔ دیکھو وہ تو خود کھا بھی نہیں پا رہا اور تمہیں لگتا ہے تم تکلیف میں ہو۔ ان لوگوں کو کیا کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہو گی۔"

زوبیہ کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔ وہ چپ چاپ اس لڑکے کی طرف دیکھتی رہی۔

"جب آپ کو لگے کہ آپ تکلیف میں ہیں تو ہسپتالوں کے چکر لگا آیا کریں۔ تب آپ کو پتہ چلے گا کہ کیا آپ تکلیف میں ہیں بھی۔ آپ نے ابھی لوگوں کو تڑپتے دیکھا ہی کب ہے۔ خود کو مظلوم سمجھنا چھوڑ دیں۔ اس سے آپ پر لوگ ہنس سکتے ہیں۔ ساتھ نہیں دے سکتے۔" اس کی آنکھیں ایک ہی جگہ اٹکی ہوئی تھیں اور بولتا جا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ کچھ دیر کے لئے اپنا دکھ بھول گئی اور گہری سوچ میں چلی گئی۔

اس انجان لڑکے کی باتیں اس کے دل کو لگنے لگیں۔وہ شرمندہ بھی ہو رہی تھی مگر اس لڑکے کی طرف دیکھنے کی ہمت اس میں نا تھی۔

دونوں میں خاموشی چھا گئی اور دونوں سامنے پانی کی لہروں کو دیکھتے ہوئے سوچوں کے سمندر میں ڈوب گئے۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد زوبیہ اٹھ کھڑی ہوئی اور آگے بڑھنے لگی۔

"سنو!"اس نے پیچھے سے آواز لگائی۔

زوبیہ کے قدم وہی رک گئے اور گردن پیچھے کو گمائے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں ٹھیک ہے میں چاہتا ہوں۔کچھ دیر اور بیٹھ جاؤ تم"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی بات پر زوبیہ نے اپنے قدم بھی اس کی جانب موڑے اور سوچی ہوئی آنکھوں سے گھورنے لگی۔

زوبیہ نے کچھ کہنے کے لئے اپنا منہ کھولنا چاہا تھا مگر اس نے زوبیہ کو ٹوکا۔

"لیکن کہا تو نہیں نا کہ بیٹھ جاؤ۔ آپ جاؤ۔ میں کون ہوتا ہوں روکنے والا۔" اس نے کندھے چڑھاتے ہوئے کہا۔

زوبیہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے مڑی اور گاڑی کی طرف چلنے لگی۔

"اور اس بات کی فکر مت کرنا۔ وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔" اس نے اونچی آواز میں کہا۔

اب کی بار زوبیہ کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔ نا جانے کیا بات تھی۔ لیکن اس لڑکے کی باتیں زوبیہ کے دل کو چھو رہی تھیں اور پہلی بار اسے اپنی تکلیف کم لگی تھی۔

وہ وہیں بیٹھا اسے جاتے دیکھتا رہا اور جب زوبیہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو وہ مڑا اور پھر سے سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگا۔ جس میں شام کے ڈھلنے کے ساتھ ساتھ اور جوش آرہا تھا۔ ایک کے بعد دوسری بڑی لہر۔ وہ کافی دیر اسی کھیل کو دیکھتا رہا۔

شہریار اور دخان شاپنگ بیگز ہاتھ میں لیے مال سے باہر نکلے۔

"دخان مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ چلو کہیں کھانا کھانے چلتے ہیں۔" اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی محسوس ہو رہی ہے۔ پہلے ایک ضروری کام کر لیتے ہیں پھر چلیں گے۔" دخان گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"چلو جلدی کرو۔"

شہریار نے آنکھیں بند کیں اور سر پیچھے کو گرا دیا اور دخان ڈرائیونگ کرنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ وقت گزرنے کے بعد دخان نے اپنی گاڑی ایک دکان کے سامنے روکی۔

"یہاں سے تمہیں کیا چاہیے؟"شہریار نے اچانک بریک لگنے پر آنکھیں کھولیں اور

سیدھا ہوا۔

"مجھے نہیں تمہیں چاہیے۔"وہ شہریار کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔

وہ خود نہیں جانتا تھا۔اسے کیا چاہیے۔

"چارج۔"

اتنا کہتے ہی دخان گاڑی سے باہر نکل گیا۔اب آگے کیا ہونا ہے خوب جانتا تھا۔

شہریار بھی گاڑی سے باہر نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار حد ہوتی ہے۔" اس نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔

بھوک کی وجہ سے اس کے پیٹ میں آگ لگی ہوئی تھی اور اوپر سے دخان اس آگ کو ہوا دینے لگا تھا۔

"ہاں وہی تو کہہ رہا ہوں۔ حد ہے۔"

"دیکھ لوں گا تمہیں۔" اس نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور دکان کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں دیکھ لینا۔" وہ ہنستے ہوئے اس کے پیچھے ہی دکان میں چلا گیا۔

"آج گھر میں خاموشی ہے۔ کہاں ہیں سب لوگ؟" زوبیہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی نادیہ آپا سے پوچھا۔

گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا جیسے گھر میں کوئی رہتا ہی نا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ نہیں بیٹا، آپ کی ماما صبح سے کمرے میں خود کو بند کر کے بیٹھی ہیں۔ کچھ کھایا بھی نہیں انھوں نے۔"

"بابا نہیں آئے گھر؟" زوبیہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں۔" نادیہ آپا نے مختصر جواب دیا۔

"چلیں آپ کھانا گرم کریں اور ٹرے میں رکھیں۔ میں ماما سے بات کرتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے بیٹا۔"

نادیہ آپا کچن میں چلی گئیں اور زوبیہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

بیس منٹ بعد وہ فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلی اور کچن میں داخل ہوئی۔

اس نے کھانے والی ٹرے اٹھائی اور سیڑھیاں چڑھ کر ندا عباسی کے کمرے تک آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"ماما! دروازہ کھولیں۔میں ہوں زوبیہ۔"

اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔جاؤ تم یہاں سے۔"

انہوں نے بھاری آواز میں کہا۔روتے رہنے کی وجہ سے ان کی آواز باری ہو چکی تھی۔

زوبیہ ان کی آواز سنتے ہی پریشان ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"ماما صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ نے۔کچھ تو کھالیں۔"

"نہیں کھانا کچھ بھی۔"

"نادیہ آپا آپ کمرے کی چابیاں لے آئیں پلیز۔" نادیہ آپا زوبیہ کے پیچھے ہی کھڑی تھیں۔زوبیہ کے کہنے پر وہ سیڑھیاں اتر کر گئیں اور چابیاں لے آئیں۔

"میں دیکھ لوں گی آپا۔اب آپ جائیں کام ہوگا آپ کو۔" اس نے نادیہ آپا کا شُکریہ ادا کرنے کے بعد نرمی سے کہا اور وہ بھی وہاں سے چلی گئیں۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور ٹرے اٹھا کر کمرے میں داخل ہوئی۔

کمرے میں ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔صرف ایک لیمپ جل رہا تھا جس کی بہت کم روشنی تھی۔

وہ قدم اٹھاتی امی کے پاس آئی اور ٹرے ان کے پاس زمین پر رکھی اور خود بھی بیٹھ گئی۔

"ماما!" اس نے ندا بیگم کے بازو پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا کیا میں اس رویے کی مستحق ہوں۔ تمہارے بابا کا جب دل کیا وہ مجھے بولنے لگے۔

جب جی کیا مجھے مارا اور وہ بھی جوان اولاد کے سامنے اور پھر تمہارا بھائی۔ اس نے جا کے

حال تک نہیں پوچھا جس کی وجہ سے آج تمہارے بابا نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔ کیا میں بہت

بری ہوں۔" وہ روتے ہوئے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے لگیں۔

"امی مجھے پتہ ہے آپ غلط نہیں ہیں۔ بابا نے غلط کیا ہے۔ یہاں ان کی غلطی ہے۔ لیکن

پلیز آپ پریشان نا ہوں۔" امی کو روتے دیکھ کر زوبیہ کا بھی دل بھر آیا۔

"ہر انسان کی ایک عزت ہوتی ہے۔ بتاؤ میری کیا عزت رہی ہو گی تمہاری نظر میں،

ملازموں کی نظر میں۔ انہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

زوبیہ کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ بھی رونے لگی۔ وہ دلاسے دینا نہیں جانتی تھی۔

"میں بابا سے بات کروں گی۔" زوبیہ نے روتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں کوئی ضرورت نہیں۔انہیں خود ی احساس ہونے دو۔"

"کھانا کھالیں پھر۔"اس نے کھانے کی ٹرے ندا بیگم کے سامنے کی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"ندا عباسی نے ہاتھ سے اس ٹرے کو سائیڈ پر کیا۔

"میری خاطر کھالیں۔میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"زوبیہ نے آنکھیں پونچھتے

ہوئے کہا۔

"چلیں میں آپ کو کھلاتی ہوں۔ہم دونوں کھاتے ہیں۔"اس نے نوالا بنایا اور امی کے

منہ کے پاس لے گئی۔

امی نے پہلے نوالے کو دیکھا اور پھر زوبیہ کی چہرے کی طرف۔پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر وہی

نوالا اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"تم کھاؤ۔تھکی ہوئی ہو گی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ کے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

ندا بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"روتے نہیں ہیں بیٹا۔ میں غصّہ ضرور کر جاتی ہوں۔ لیکن دشمن نہیں ہوں کسی کی بھی۔" وہ زوبیہ کے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ جب شہریار اور دخان گھر میں داخل ہوئے۔

"اب سب سے پہلے تو گھر فون کروں گا۔ بابا پتہ نہیں کتنا غصّہ ہونگے۔" اس نے شاپنگ بیگز بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا۔

دخان بھی بیڈ پر گر سا گیا۔ وہ تھک چکے تھے۔

"یہ موبائل چارج کیوں نہیں ہوا یار۔" وہ چڑ کر بولا۔ جب اس نے موبائل کی بیٹری پانچ فیصد دیکھی۔

www.novelsclubb.com

دخان اس کی بات سن چکا تھا۔ لیکن وہ اسے اگنور کرنے لگا۔ جیسے سنا ہی نا ہو۔

اس نے شہریار کے بیگز چیک کرنے شروع کیے۔ اب خود کو بے خبر ثابت کرنے کیلیئے کچھ

تو کرنا ہی تھا۔

"دیکھو میں نے سویئچ آن ہی نہیں کیا تھا۔" وہ ہم کلامی کر رہا تھا۔ کیونکہ اسے کونسا کوئی

سن رہا تھا۔

"شہریار!" دخان نے پکارا۔

"ہاں!"

"یہ تمہارے بیگ میں سے جو مکے نکلے ہیں۔ یہ کس کے ہیں؟" دخان نے جو مکے اپنے

ہاتھ میں تھام رکھے تھے اور غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

شہریار بھاگ کر اس کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ پر جھپٹا مار کر جو مکے چھین لیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کیا جس کے بھی ہیں۔" وہ جلدی سے بولا اور جو مکے اپنی جینز کی جیب میں ڈال لیے۔

"میں کونسا کھانے لگا تھا۔" اس نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

"ہمم!"

ایک وقت کے لئے تو شہریار کے اوسان ہی خطا ہوگئے تھے۔ جبکہ دخان اس کے چہرے کے بدلتے اثرات دیکھ چکا تھا۔ اس نے تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اس بات کو یہیں ختم کر دیا۔

"جا یار کافی بنا کے لے آؤ۔ طلب ہو رہی ہے کافی کی۔" دخان نے موبائل جیب سے نکالتے ہوئے کہا۔

"میں مہمان ہوں۔ تمہارا حق بنتا ہے۔" شہریار اجتانے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مہمان ؟۔۔۔۔۔۔ کہاں ہیں مہمان ؟۔۔۔ مجھے کیوں نہیں نظر آرہے۔۔۔۔۔ کہاں چلے گئے ؟"

اس نے بیڈ سے ادھر اُدھر جھانکتے ہوئے کہا۔

شہر یار جان چکا تھا کہ اب وہ اپنی جگہ سے ہلنے والا نہیں۔اس نے موبائل چارجنگ پہ لگایا اور دخان کو گھورتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زوبیہ ٹرے لے کر کچن میں آئی۔ کہ تبھی گھر کا دروازہ کھولا اور احمد عباسی گھر میں داخل ہوئے۔

زوبیہ کچن سے باہر آئی اور بابا کی طرف حیرت سے دیکھنے لگی۔

"ایسے نا دیکھو بیٹا۔تمہاری اما کو منانے کے لئے لا یا ہوں یہ گلدستہ اور تحفہ۔"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ زوبیہ کی حیرانگی کی وجہ جان چکے تھے اور پھر اپنے ہاتھ میں پکڑے تحفے اور گلدستے کی وضاحت دینے لگے۔

"بابا آپ کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔امی کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔"اس نے سمجھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں صبح کے لئے شرمندہ ہوں بیٹا۔میں تم سے بھی معافی چاہتا ہوں۔مجھے ایسا کام نہیں کرنا چاہیے تھا۔کسی کا غصّہ تم لوگوں پر نہیں نکالنا چاہیے تھا۔"ان کے چہرے پر شرمندگی واضع تھی۔کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ صبح کی بات پر شرمندہ ہیں۔

"بابا مجھ سے معافی نا مانگیں۔میں آپ کی بیٹی ہوں۔مجھے آپ سو بار بھی ڈانٹ سکتے ہیں ۔لیکن ماما کو منا لیں۔وہ سخت خفا ہیں۔"

"کہاں ہے تمہاری ماں۔"وہ اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کمرے میں۔" زوبیہ نے بھی اوپر کی طرف اشارہ کیا۔

"چلو پھر مناتا ہوں میں۔ تم دعا کرنا وہ مان جائیں۔"

زوبیہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور زوبیہ مسکرا کر کمرے میں چلی گئی۔

_____*_____*___*_____

زوبیہ اور مریم کلاس سے فارغ ہو کر کمرے سے باہر نکلیں۔

"مجھے آج کہیں جانا ہے۔ آج میں لائبریری نہیں جاؤں گی۔" زوبیہ نے رک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کہاں جانا ہے؟" مریم نے تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"کام ہے ضروری۔"

"چلو جاؤ پھر۔ کل ہوتی ہے ملاقات۔ مجھے تو لائبریری جانا پڑے گا۔" مریم نے نارمل ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس کے رویے کا اثر تو زوبیہ پر ہونا نہیں تھا۔

زوبیہ آگے بڑھ گئی اور مریم لائبریری کی طرف چل دی۔

وہ جلدی میں لگ رہی تھی۔ جیسے کوئی پریشانی میں ہو۔

www.novelsclubb.com

اچانک اس کے پیچھے سے کانوں میں آواز پڑی۔ جس پر وہ چونک گئی اور وہی کھڑی ہو گئی۔

"جب کچھ سمجھ نہ آئے تو اچھے انسان کی کمپنی جوائن کر لیتے ہیں۔"

وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہہ رہا تھا۔

اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھاگ کر آیا تھا۔

"اور آپ کون ہیں؟؟"

وہ اس لڑکے سے پہلے مل چکی تھی۔ مگر پھر بھی اس نے خود کو انجان ثابت کرنا پسند کیا۔

"میں اچھا انسان۔"اس نے مسکراہٹ دبالی۔

"ہماری کل ملاقات بھی ہوئی تھی۔یاد ہے"وہ یاد دہانی کروانے لگا۔

"لیکن مجھے آپ سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔"وہ اسے اگنور کر کے آگے چل دی۔

"لیکن مجھے ہے۔۔"وہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔

"راستہ چھوڑو میرا۔"زوبیہ غصّے سے چلائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار میں نے کب روکا ہے۔ چلتی رہیں آپ۔ میں تو ساتھ ساتھ چل رہا ہوں۔" اس نے معصومیت سے جواب دیا۔

زوبیہ نے اپنی رفتار بڑھادی۔ مگر وہ بھی اسی رفتار سے اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

"بندے کو میر عزیرم شاہ کہتے ہیں۔۔۔ زوبی احمد عباسی!"

لڑکے کا نام چھوڑ کر وہ اپنے نام پر چونکی اور اس کے قدم ایک بار پھر وہیں رک گئے۔ اس نے غصّے سے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔

"پھر۔۔۔"

"پھر یہ کہ یاد رکھنا۔ بھول مت جانا۔" وہ بھی رک گیا۔

"ایک تم ہی رہ گئے ہو جسے یاد رکھوں گی۔" اس نے پھر سے چلنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"چلو میں خود ہی یاد کروا دیا کروں گا۔بس اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور نا ڈالنا۔" کہتے ہوئے وہ ہنسنے لگا۔

اس کے ہنسنے پر زوبیہ کو غصّہ تو بہت آیا مگر وہ ضبط کر گئی۔

"اب پیچھا چھوڑو گے میرا؟" زوبیہ ایک دم مڑ کر بولی۔

"کیوں ! کیا ہوا؟؟"

"گاڑی آگئی ہے میری۔" اس نے گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں نہیں لگتا یہ پارکینگ آریا جلدی آگیا ہے؟؟ وہ سوچتے ہوئے بولا۔

زوبیہ کو اس کی اداکاری پر ہنسی آرہی تھی۔ مگر اس نے روکے رکھی۔

"پارکینگ آریا اپنی جگہ پر ہی ہے۔بس آپکا دماغ اپنی جگہ سے ہل گیا ہے۔"

اب کی باراس کی آواز میں نرمی تھی۔

"پیاری لڑکیوں کو دیکھ کر عزیرم شاہ کا دماغ اپنی جگہ پر ویسے بھی نہیں رہتا۔"اس نے

آنکھیں بیچتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ ٹھرک جھاڑ رہا ہو۔

"مسٹر ٹھرک۔اب نکلو یہاں سے۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔اس لڑکے کی باتوں نے

اسے ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"آپ کو دیکھتے ہی میرے اندر کا ٹھرک پن ابال مارتا ہے کہ عزیرم میرا استعمال

کر۔"اس نے آبرو اچکاتے ہوئے کہا۔

اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

پہلے تو زوبیہ اسے دیکھتی رہی۔پھر اللہ حافظ کہہ کر گاڑی کی طرف بڑھی۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بات تو سنو زوبی۔۔۔"اس نے پھر سے آواز دی۔

مگر وہ بیچارہ چلاتا رہ گیا اور زوبیہ گاڑی لے کر وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔

اس نے ماسک اتار کر بیگ میں ڈالا اور ہڈی سر سے اتاری اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

جس سے اس کے بڑے بال بکھر گئے۔

وہ بھی ہنستے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

اس نے گاڑی علی بابا کی دکان کے سامنے روکی اور اندر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!"وہ اُونچی آواز میں چلائی۔

اس نے سر اِدھر اُدھر گھمایا۔کیونکہ اسے علی بابا نظر نہیں آرہے تھے۔

"علی بابا!"اس نے آواز لگائی اور انھیں ڈھونڈنے لگی۔دکان میں سامان اتنا تھا۔کہ اگر

وہ وہاں موجود بھی ہوتے تو نظر نہیں آسکتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا آرہا ہوں۔" انھوں نے بیسمنٹ سے اونچی آواز میں کہا اور زوبیہ وہی کرسی پر بیٹھ کر علی بابا کا انتظار کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد وہ بیسمنٹ سے باہر نکلے۔

"کیسی ہے زوبیہ بیٹی؟" انھوں نے شفقت سے زوبیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک۔آپ کیسے ہیں؟"

"الحمدللہ"

"بابا میں نے جو گڑیا بنانے کو کہا تھا وہ بن گئی کیا۔؟"

"ہاں بیٹا وہ بھی بن گئی۔۔۔اور میرے ساتھ چلو تمہارے لئے کچھ خاص بنایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

زوبیہ ان کے پیچھے چلنے لگی اور دونوں خوبصورت ڈیکوریشن پیسز کے سامنے کھڑے تھے۔جن کی آوازیں ہر طرف بکھری ہوئی تھیں۔

"بابا مجھے ان کی آواز سکون دے رہی ہے۔" وہ آنکھیں بند کیے کانچ کی آوازوں کو سننے لگی۔

"تمہیں یہ آوازیں سکون دیتی ہیں اسی لیے تو بناتا ہوں تمہارے لیے۔لیکن بیٹا اسکی آواز سے ہی دل لگانا۔کانچ کے ساتھ دل نا لگانا۔" علی بابا اسے نصیحت کرنے لگے۔

"اب تو دل لگ گیا ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔" وہ بڑبڑائی۔

"کچھ کہا تم نے۔۔؟"

"نہیں۔۔۔۔یہ پیک کر دیں۔" اس نے کچھ شو پیسز کی طرف اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو افضل پیک کر کے تمہاری گاڑی میں رکھ دے گا۔ تم آؤ میرے ساتھ بیٹھو۔ علی بابا

اسے کہتے ہوئے کرسی پر آ بیٹھے اور زوبیہ بھی ان کے مقابل والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"گھر میں سب ٹھیک ہیں؟" وہ نرمی سے بولے۔

"جی بابا۔ مگر بابا مجھے ایک بات پریشان کر رہی ہے۔" اس نے آگے کو جھکتے ہوئے کہا۔

"کیسی بات؟"

"اگر آپ کسی سے محبت کرتے تھے تو آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟۔۔۔۔اور اگر وہ

آپ کے ساتھ نہیں ہیں تو اب کہاں ہیں؟" وہ سوچتے ہوئے کہنے لگی۔

"محبت کمزور دلوں کے لئے نہیں ہوتی۔ اس کے لئے مظبوط بننا پڑتا ہے اور محبت کرنے

والوں کی عزت نفس بھی نہیں ہوتی۔ انھیں وقت آنے پر جھکنا بھی پڑتا ہے۔ خود کو مارنا

پڑتا ہے اس ایک شخص کے لئے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن میں کمزور شخص تھا۔انا پرست بھی تھا۔۔۔۔محبت جیسا رشتہ میرے لیے تو نہیں

تھا۔۔۔"

وہ ایک دم سنجیدہ سے ہو گئے تھے۔

زوبیہ غور سے ان کی بات سننے لگی۔

"لیکن مجھے جب یہ بات سمجھ میں آئی تب دیر ہو چکی تھی۔کسی بھی چیز کی قیمت کا اندازہ

اس کے کھونے کے بعد ہوتا ہے۔مجھ سے بہتر اس بات کو کوئی بھی نہیں جان سکتا۔"

"بابا آپ مجھے الجھنوں میں ڈال رہے ہیں۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔پلیز آپ سادہ الفاظ

میں مجھے بتائیں اور شروع سے بتائیں۔"

اس کی سمجھ میں علی بابا کی پہیلیاں نہیں آ رہی تھیں۔وہ الجھتے ہوئے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج سے چالیس سال پہلے کی ایک شام تھی۔جب میں یونیورسٹی سے فارغ ہو کر کتابوں کی خرید وفروخت کیلئے اُردو بازار گیا تھا۔کچھ کتابیں خریدنے کے بعد جب میں باہر نکلا تو امی کی کال آئی مجھے۔انھوں نے مجھے ڈیکوریشن پیسز لانے کا کہا تھا۔کیونکہ ان دنوں ہمارے گھر کی شفٹنگ چل رہی تھی۔"

وہ سانس لینے کے لئے رکے۔

زوبیہ منتظر نگاہوں سے ان کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"پھر؟"

"پھر میں ڈیکوریشن پیسز لینے مارکیٹ چلا گیا۔جب میں وہاں ڈیکوریشن پیسز پسند کر رہا تھا۔تو میری نظر وہاں کھڑی ایک لڑکی پر پڑی۔جو آنکھیں بند کیے کچھ محسوس کر رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔۔۔۔مجھے اس کا یہ عمل تھوڑا الگ لگا۔میں اس کے پاس گیا اور اس سے بات کرنی

چاہی۔

"ہیلو!"

میری آواز سنتے ہی اس نے بے اختیار آنکھیں کھولیں۔وہ ڈر سی گئی تھی۔

"میرا نام شہرام خان ہے۔"میں نے اپنا مختصر سا تعارف کروایا اور لہجہ نارمل کیا تاکہ وہ

مجھ سے نا ڈرے۔

"ویٹ بابا! شہرام خان؟۔۔۔۔۔آپ کا نام تو علی ہے۔۔۔سب آپ کو علی بابا کہتے

ہیں۔"اس نے چونک کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا نام شہرام خان ہے۔ علی تو وہ مجھے پیار سے کہا کرتی تھی۔ مجھے علی نام اتنا پسند آیا تھا

کہ یہی نام مشہور ہو گیا۔ سب مجھے اسی نام سے جاننے لگے اور آج بھی اسی نام سے جانتے

ہیں۔"

وہ وضاحتیں دینے لگیں۔

"اچھا۔" وہ حیرانگی سے بولی۔ اسے علی بابا کا نیا نام سن کر دھچکا لگا تھا۔

"میں کیا کروں؟" وہ بے رخی سے بولی۔

"آپ اپنا نام تو بتا سکتی ہیں؟" شہرام دھیمے لہجے میں بولا۔

اس نے گھورا۔ جس پر میں ہنس پڑا۔

"مجھے کچھ ڈیکوریشن پیسز چاہیں۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آ رہی کیا لوں۔ آپ مدد کر دیں گی

میری؟" اس نے حسرت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس نے مجھے کچھ ڈیکوریشن پیسز بتائے جو میں نے خرید لیے اور پیک کروا لیے۔

جب میں دکان سے باہر نکلنے لگا تو پیچھے سے ایک آواز میری سماعتوں سے ٹکرائی۔

"روحا! روحا نام ہے میرا۔" وہ اُونچی آواز میں چلائی تھی۔

شہرام کے قدم وہیں رکے اور اس نے پیچھے کی طرف مڑ گیا۔

وہ میری طرف ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"روحا! آپ کا نام بہت اچھا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ قدم چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"یہ میری طرف سے چھوٹا سا تحفہ قبول کریں۔" اس نے ایک بیگ روحا کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں تحفہ نہیں لے سکتی۔" وہ محتاط ہوئی تھی۔

"میرا کوئی غلط مطلب نہیں ہے۔یہ تحفہ تو ہمارے تعارف کے نام ہے۔مجھے تحائف پیش کرنا پسند ہیں۔"

"لیکن مجھے نہیں چاہیئے۔"اس نے اپنے قدم پیچھے کیے۔

"میرے لیے بھی نہیں؟"اس نے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں دوبارہ ملاقات ہوگی یا نہیں۔اس لیے یاد رہنے کے لئے آپ کو کوئی چیز دے رہا ہوں۔یہ آپ کو میری یاد دلائے گا۔"

وہ اتنی اپنائیت سے بات کر رہا تھا۔کہ کوئی بھی کمزور دل کی لڑکی اس پر اپنا دل ہار سکتی تھی۔

وہ بے اختیار ہنس دی اور اس کے ہاتھ سے تحفہ پکڑ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شکریہ "اس نے پورے دل سے کہا۔

اس پر شہرام بھی ہنس کر وہاں سے چلا گیا۔

دن گزرتے گئے اور ایک دن ایسا ہوا کہ جب وہ یونیورسٹی کے لئے گھر سے نکلا تو روحا

اچانک میرے مقابل آ کھڑی ہوئی۔

"آپ یہاں !"اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

روحا کی یہاں موجودگی پر شہرام کو حیرت ہوئی تھی۔

"میں بھی یہی پوچھنے والی تھی۔ کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ کہیں آپ میرا پیچھا تو

نہیں کر رہے ؟"اس نے شکی انداز میں پوچھا۔

لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمایا تھی۔ایسی مسکراہٹ کہ اگر میں کہتا کہ میں پیچھا

کر رہا ہوں تو وہ شرما لیتی۔ مگر منانا کرتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روحا کی اس ادا پر شہرام کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔

"آپ کو میں پیچھا کرنے والا لگتا ہوں؟۔۔۔۔میں تو اس محلے میں رہتا ہوں۔وہ ہے

میرا گھر۔"اس نے ایک گھر کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

"کیا!"وہ حیرانگی سے چینخی۔

"کیا ہو گیا تمہیں؟"

"یہ سامنے والا میرا گھر ہے۔"اس نے چھوٹے سے گھر کی طرف اشارہ کیا۔شہرام بھی

www.novelsclubb.com

اس گھر کو دیکھنے لگا۔

اس کا گھر میرے گھر کی نسبت چھوٹا تھا۔

وہ ہمارے جتنے امیر تو نہیں تھے۔مگر دل جیتنے کا فن رکھتے تھے۔جو ہم میں تو نہیں تھا۔

علی بابا کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کہانی سناتے ہوئے بہت پیچھے جا چکے تھے۔وہ اس کہانی میں گم سے ہو گئے تھے۔

زوبیہ حیرت سے علی بابا کی چہرے کو دیکھتی اور کہانی سنتی جاتی۔

"مجھے تو لگا تھا ہماری وہ پہلی اور آخری ملاقات تھی۔مگر اب تو ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔"

میں مسکراتے ہوئے بولا۔

"ہاں بلکل"اس نے گردن جھکائی۔

"چلو میں چلتا ہوں۔یونیورسٹی کے لئے دیر ہو رہی ہے مجھے۔"اس نے گھڑی کو دیکھتے

ہوئے کہا اور خدا حافظ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

اس طرح روزانہ ہماری ملاقات ہونے لگی اور ہماری دوستی گہری ہوتی گئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ روحا کی دوستی محبت میں بدلنے لگی۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس دن ہماری ملاقات ناہوتی تو وہ کسی بچے کے ہاتھ مجھے خط بھیج دیتی اور میرا حال حوال معلوم پوچھ لیتی۔

مجھے اس کا یہ انداز بہت متاثر کرتا تھا۔کہ کسی انسان کے لئے آپ اتنے اہم بھی ہو سکتے ہیں کہ ایک وقت آپ انہیں نظر نا آئیں تو وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔میں نے دیکھا تھا اسے خود کا انتظار کرتے ہوئے۔وہ گھنٹوں بیٹھ کر بھی انتظار کر سکتی تھی۔اس کی ہر ادا ظالم تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر ان سب کے باوجود میں اس کی محبت کو نا سمجھ سکا۔

ایک دن میں شام کو گلی میں سے گزر رہا تھا کہ ایک بچہ بھاگتا ہوا آیا اور اس نے مجھے ایک خط تھمایا اور وہاں سے بھاگ گیا۔

میں نے اس لفافے کو دیکھا جس میں خط کو لپیٹا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"روحارانا" وہ ان سطر کو دیکھ کر ہنسنے لگا اور خط کو لے کر گھر کی طرف بڑھ گیا۔

رات کو میں پڑھ رہا تھا کہ اچانک مجھے روحا کا خط یاد آ گیا۔ میں نے کتاب بند کی اور لفافے کو کھول کر خط نکالا اور پڑھنے لگا۔

"السلام علیکم شہرام! مجھے امید ہے تم خیریت سے ہو گے۔ کیونکہ میری نمازوں میں اکثر تمہارا ہی ذکر رہتا ہے۔ اس لیے اللہ تمہیں کبھی کچھ نہیں کرے گا۔

شہرام میں بہت دنوں سے کہنا چاہتی تھی تم سے مگر کہہ نہیں پا رہی تھی۔ تم مقابل ہوتے ہو تو ہمت ہی نہیں پڑتی۔ مگر اب مزید میں تمہیں اس بات سے بے خبر نہیں رکھنا چاہتی۔ اس لیے تمہیں خط لکھ رہی ہوں۔"

"شہرام میں نے بہت کوشش کی تھی۔ کہ ہماری دوستی کو دوستی کی حد تک ہی رکھوں۔ مگر تمہیں دیکھ کر میرا خود پر اختیار نہیں رہا۔ میرے دل نے مجھ سے بغاوت کر دی۔ پتہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی نہیں چلا کب مجھے تم سے محبت ہو گئی اور اب معاملہ اس قدر آگے پہنچ چکا ہے کہ میں تم سے محبت کرنا چھوڑ نہیں سکتی اور کہیں نا کہیں مجھے ایسا بھی لگتا ہے کی تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہوں۔ مجھے تمہارے جواب کا انتظار رہے گا اور امید ہے کہ جواب میرے حق میں ہی ہو گا۔"

شہرام کے چہرے پر پسینے کی بوندیں تھیں۔ اس کے حواس باختہ تھے۔ اس نے ایک ٹشو نکالا, چہرہ صاف کیا اور خط کو میز کی دراز میں رکھ دیا۔ جس میں پہلے سے ہی کافی خط موجود تھے اور وہ سارے خط روحا کے دیے ہوئے ہی تھے۔

اس نے دراز کو لاک کیا اور اٹھ کر بیڈ پر لیٹ گیا اور گہری سوچ میں گم ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آہستہ آہستہ مجھے بھی احساس ہونے لگا کہ شاید میں روحا کو پسند کرتا ہوں۔میں نے اس

سے ملاقات کا سوچا اور ایک رات ہم دونوں سیر کے لئے نکلے ہوئے تھے۔تو میں نے

باتوں میں اس خط کا قصہ چھیڑا۔

"کیا کہا تھا تم نے اس خط میں ؟"وہ مسکراہٹ چھپائے ہوئے بول رہے تھے۔

"کیوں آپ کو پڑھنا نہیں آتا؟"وہ ہولے سے بولی۔

"کوئی محبت کا قصّہ تھا شاید۔"اس نے روحا کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

جس پر روحہ بلش کرنے لگی۔

"بھئی محبت کی ہے تو اعتراف کرو میرے سامنے۔"میں ایک دم رکا اور اس کے سامنے

آ کھڑا ہوا۔

"شہرام!"وہ شرما گئی۔

www.novelsclubb.com

"میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو نا۔آنکھیں جھوٹ نہیں بولتیں۔میں آنکھیں پڑھوں گا

۔"اس نے روحا کا چہرہ اوپر کو اٹھایا۔اور اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

"وہ اس کی انکھوں میں دیکھنے لگی۔ مگر اس کے لفظ ختم ہو گئے۔وہ بس چہرے کو تکتی رہ

گئی۔

"روحا میں بھی کوشش کروں گا کہ تم سے محبت ہو جائے۔کیونکہ میں تمہارا دل نہیں

توڑنا چاہتا۔میں تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے بولا۔

"تمہیں مجھ سے کبھی محبت نہیں ہوئی۔؟"

شہرام کی بات سن کر روحا کو صدمہ لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کبھی سوچا ہی نہیں محبت کے بارے میں۔ لیکن مجھے لگتا ہے تم مجھے ایسے چھوڑنے والی نہیں ہو۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"اب سوچ لو۔"

"مجھے محبت سے خوف آتا ہے۔ محبت مل جائے تو زندگی اور اگر نا ملے تو بربادی ہوتی ہے۔ میں تمہیں برباد کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔"

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تم برباد کرو گے مجھے۔؟" وہ پاس میں پڑے بینچ پر بیٹھ گئے۔

"مجھے لگتا ہے میں نا بھی کروں لیکن وقت ضرور برباد کر دے گا۔"

"تم محبت کرتے ہو مجھ سے۔ بس اپنے دل سے ڈرتے ہو۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں صرف دل سے نہیں زمانے سے بھی ڈرتا ہوں۔ اگر مجھے محبت ہو گئی اور تم نا ملی تو میں برباد ہو جاؤں گا۔ خود کو اپنے ہاتھوں سے کروں گا۔"

"ایسا کبھی بھی نہیں ہو گا۔ تم محبت کو لے کر اتنے خوف ذدہ مت ہو۔ وہ ایک پاک جزبہ ہے۔ انسان کو محبت ہو ہی جاتی ہے اس میں غلط بات تو کوئی نہیں ہے۔ اسلام میں پوری اجازت ہے اپنی پسند کا ہمسفر چننے کا۔" وہ سمجھانے لگی۔

"اسلام میں اجازت ہے۔ ہمارے خاندانوں میں نہیں۔ وہ اسلام کو تو مانتے ہیں، مگر محبت کو نہیں مانتے روحا۔"

"اب تم مجھے ڈرا رہے ہو۔" روحا سنجیدہ سی ہو گئی۔

وہ زخمی سا ہنس پڑا۔

"میں سمجھا رہا ہوں۔"

"نا ہی سمجھاؤ۔چپ کر جاؤ۔" وہ منہ بسور کر بولی۔

"اور مجھے انتظار رہے گا تمہاری محبت کا۔" کہتے ہوئے وہ بلش کرنے لگی۔

"پگلی" وہ بھی ہنس پڑا۔

اب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میں بھی اس کی محبت میں گرفتار ہوتا جارہا تھا۔

زوبیہ پوری توجہ کے ساتھ اس کہانی کو سن رہی تھی۔اسے یہ کہانی بہت دلچسپ لگ رہی تھی۔ مگر اس کے ذہن میں یہی الجھن تھی کہ اگر دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے تو آج ساتھ کیوں نہیں ہیں۔ خیر وہ بہت جلد یہ بھی جان جائے گی۔

"پھر آگے کیا ہوا شہرام آنکل؟" اس نے نام پر زور دیا۔

انھیں اپنے لیے یہ نام اجنبی سا لگا تھا۔ برسوں بعد اسے اس نام سے پکارہ گیا تھا۔ وہ اپنی کہانی سے ہٹ کر زوبیہ کو دیکھنے لگے۔

وہ علی بابا کی خود پر نظروں کو دیکھ کر محفوظ ہوئی۔

"اب میں تو شہرام آنکل ہی کہا کروں گی۔مجھے یہ نام پسند آیا ہے۔"اس نے بے سبب

کہا۔

"بیٹا!۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ کہنے ہی والے تھے کہ تبھی زوبیہ کے فون کی گھنٹی بجی۔

جس سے ان کی کہانی کا تسلسل ٹوٹ گیا۔

"ماما کالنگ۔"موبائل کی سکرین پر روشن تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کال اٹھائی اور موبائل کان کو لگایا۔

"السلام علیکم !"

"وعلیکم السلام !کب تک آرہی ہو گھر ؟"آگے سے امی نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی آواز پرجوش تھی۔ان کی آواز میں رات والا درد تو بلکل بھی نہیں تھا۔یعنی بابا نے معاملہ سنبھال لیا تھا۔

امی کی کھلی ہوئی آواز سن کر اس کا بھی موڈ اچھا ہو گیا۔

"ماما جلدی ہی آجاؤں گی۔اگر کوئی ضروری کام ہے تو بتادیں۔میں آجاتی ہوں۔"

"نہیں ضروری کام تو نہیں بس ویسے ہی گھر میں بور ہو رہی تھی۔اس لیے سوچا تمہیں بلا لیتی ہوں۔"انہوں نے وضاحت دی۔

یہ بات سن کر زوبیہ کی خوشی کی انتہا نا رہی۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔کہ ماما اسے بلا رہی ہیں۔

"ٹھیک ہے ماما۔میں کچھ وقت میں آجاتی ہوں۔"وہ جلدی سے بولی۔

"اوکے!"کہتے ہوئے ندا بیگم نے کال کاٹ دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ کا چہرہ چہک رہا تھا۔وہ آج ماما کے ساتھ وقت گزارے گی۔اس بات کی خوشی اس کے چہرے پر نمایاں تھی۔

وہ چل کر بابا کے پاس آئی اور اجازت طلب کی۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ خیال سے۔" وہ نرمی سے بولے۔

"لیکن بابا آگے کی کہانی ابھی باقی ہے۔میں کل وہ سننے آؤں گی۔" وہ باہر کی طرف بڑھتی ہوئی زور سے چلائی۔

علی بابا اس کے اس انداز پر مسکرا دیے۔

زوبیہ کی ادائیں انھیں بہت پیچھے لے جاتی تھیں۔اسے دیکھتے ہی وہ کسی کی یاد میں مبتلا سے ہو جاتے۔

انھوں نے آنکھیں بند کر کے سر پیچھے کو گرا لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج تم ہوتی تو کیا ہوتا۔میں یہاں نا ہوتا تو کہاں ہوتا۔" وہ دھیمی آواز میں بڑبڑا رہے تھے۔

ماضی ہماری جان کبھی بھی نہیں چھوڑتا۔ہم جتنا بھی اگے چلے جائیں۔کتنی ہی کوشش کر لیں۔لیکن ہم اپنے ماضی سے نہیں بھاگ سکتے۔وہ ہمیں ہماری خامیاں، ہمارے ادھورے خواب دکھانے آجاتا ہے۔

پھر جب ماضی انسان کو اس کا عکس دیکھاتا ہے۔تو اس پر کرب ٹوٹتا ہے وہ بہت آگے ہونے کے باوجود بہت پیچھے چلا جاتا ہے۔

"مجھے معاف کر دو روحا۔میں تمہارے ساتھ مخلص نہیں ہو پایا۔" ان کے دل میں درد اٹھا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

_____*_____*____*_____

شہریار اور دخان کمرے میں داخل ہوئے اور تھک ہار کر بیڈ پر آ گرے۔

"شیری گھر میں بھی کال کرلو۔ پیچھے والوں کا حال حوال بھی جان لو۔ آنکل ناراض ہوں گے پھر۔"

دخان نے اس کی یہ لاپرواہی محسوس کی تھی۔ کہ جب سے شہریار اسلام آباد آیا تھا اس نے کسی کی خیر خبر بھی نہیں لی تھی۔

"ہاں شکر ہے یاد کروادیا۔" اس نے موبائل اُٹھایا اور امی کا نمبر ڈائل کیا۔ لیکن انہوں نے بھی کال نا اٹھائی۔ دو، تین بار ٹرائی کرنے کے بعد اس نے موبائل رکھ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ نہیں اٹھا رہے۔ مصروف ہوں گے وہ۔" اس نے سرسری نظر دخان پر مارتے ہوئے

کہا۔

"اگر میں نے یاد نہیں کیا تو زحمت انہوں نے بھی نہیں کی۔ میں ان کی اولاد ہوں۔ آخر

یہ تو پوچھ ہی سکتے تھے کہ خیریت سے پہنچ گئے ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔ ان کی اتنی

مصروف زندگی ہے۔ وہ زندگی جس میں بچوں کے لئے وقت ہی نہیں نکلتا۔۔۔۔" وہ

آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا اور دل میں سوچنے لگا۔

اس کا دل دُکھتا تھا جب والدین ان دونوں بہن بھائیوں کی فکر سے غافل ہو جاتے تھے۔

مگر وہ خود کو سنبھال سکتا تھا اب۔ مگر زوبیہ وہ اس بات کو لے کر پریشان رہتی تھی اور

کبھی کبھی رونے بھی لگ جاتی۔ مگر شہریار خود کو نارمل ہی رکھتا۔ جیسے اسے فرق ہی نا پڑتا

ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جس چیز کو ہم اپنی زندگی سے نکال نہیں سکتے تو وقت کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کی عادت ہو جاتی ہے۔

"کسی اور کو کر لو۔ گھر میں صرف آنٹی تو نہیں ہیں۔" دخان اپنا چہرہ موبائل کی سکرین سے ہٹا کر بولا۔

"تھوڑی دیر میں کروں گا زوبیہ کو۔ وہ ابھی گھر نہیں آئی ہو گی۔" وہ نا سمجھی میں بول گیا۔

اس نے تو کبھی دوستوں کے سامنے اپنی بہن کا ذکر تک نہیں کیا تھا اور آج غلطی سے وہ بھی کر بیٹھا۔

زوبیہ کا نام سن کر دخان چونکا۔

"زوبیہ کون؟"

www.novelsclubb.com

دخان کے منہ سے اپنی بہن کا نام سن کر شہریار کی آنکھیں فق سے کھل گئیں۔وہ اٹھ بیٹھا اور دخان کو دیکھنے لگا۔

"بہن ہے وہ میری اور میں تم سے امید رکھتا ہوں کہ تم آئندہ کبھی میری بہن کا نام نہیں لوگے۔"وہ ایک ایک حرف پہ زور دیتے ہوئے بولا۔

"وہ جو مکے اسی کے لیے خریدے ہیں۔اسی لیے یہ چھپا رہا تھا ان کو۔"اس نے دل میں سوچا۔

وہ زوبیہ کو لے کر سنجیدہ ہو گیا تھا۔آخر بہن ہے کیسے سنجیدہ نا ہوتا۔اپنی بہن کا کسی کے منہ سے نام سننا اتنا آسان تھوڑی ہے۔

"اچھا چھوڑو اس بات کو۔میں کافی بنانے جا رہا ہوں۔کیا تم لوگے ؟'اس نے موبائل ایک سائیڈ پر پھینکا اور شہریار کو کافی کی آفر کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ وہ سنجیدہ ہوگیا تھا وہ اس کا موڈ نارمل کرنا چاہتا تھا۔

وہ اس کے قریب آبیٹھا۔

"دیکھو شہریار! مانا کہ میری کوئی بہن نہیں ہے مگر میری تربیت ایک اچھی عورت کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ تم میری طرف سے بے فکر ہو جاؤ۔ میں ایسا ہوگیا ہوں جیسے میں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ میرے لیے تم اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہو بلکہ سب کے لئے۔ تمہاری بہن کا نام کبھی نہیں آئے گا۔" دخان اسے یقین دلا رہا تھا۔ وہ اس کی کیفیت کو سمجھ سکتا تھا۔

شہریار دخان کی طرف دیکھنے لگا اور زخمی سا مسکرا دیا

"اب مسکرا رہے ہو تو موڈ بھی ٹھیک کرلو۔"

"جاؤ پھر کافی بنا کر لاؤ۔" شہریار شرارت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ۔۔۔وہ تو میں نے بس موڈ ٹھیک کرنے کے لئے آفر کی تھی۔ تمہیں میں اتنا اچھا لگتا ہوں کیا۔" وہ شہر یار سے دو فٹ دور ہوا۔

"موڈ تو میرا ابھی بھی خراب ہے اور وہ تمہارے ہاتھ کی کافی سے ہی فکس ہو سکتا ہے۔"

"اور میرا موڈ تمہارے ہاتھ کی کافی سے۔ چلو اٹھو میں تمہارے لیے بناتا ہوں۔ تم میرے لیے بنانا۔" دخان نے کھڑے ہوتے ہوئے اسے کھینچا۔

"چلو" دونوں ہنس کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

زوبیہ فریش ہو کر کمرے سے باہر آئی اور امی کے کمرے کی طرف چل دی۔

لیکن کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔

اس نے کچن میں آتے ہی نادیہ آپا کو آواز دی۔

"آپا، ماما کدھر ہیں۔ کمرے میں تو کوئی بھی نہیں ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹا وہ بڑے صاحب کے ساتھ کچھ دیر پہلے ہی باہر گئی ہیں۔" اتنا سنتے ہی زوبیہ کی ساری خوشی منٹ میں اڑ گئی۔

وہ جب بھی اپنی فیملی کے قریب ہونے کی کوشش کرتی تبھی وہ کوئی ایسا کام ضرور کر دیتے جس سے اس کا دل دکھتا تھا۔

"اوکے!" وہ اداس ہو کر کمرے میں چلی گئی۔

"کم از کم مجھے بتا ہی دیتیں کہ میں تمہارے بابا کے ساتھ جا رہی ہوں۔ مجھے گھر بلا کر خود گھر سے چلے گئے۔ یہ سب والدین ایسے ہوتے ہیں یا صرف میرے والدین ایسے ہیں؟"

اس کا دل اور آنکھیں بھر آئیں۔

وہ کروٹ لیے لیٹ گئی اور خود کو کوسنے لگی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہونے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں کرتے ہیں آپ لوگ ایسے۔آپ کا دل نہیں دکھتا کیا؟" وہ روتے ہوئے منہ میں

بڑبڑا رہی تھی۔

تبھی اس کے موبائل کی گھنٹی بجی۔

موبائل اس کے بیگ میں پڑا تھا۔اس نے اٹھ کر موبائل اٹھانے کی زحمت نا کی۔

جب موبائل مسلسل بجتا رہا۔تو وہ اٹھی آنکھیں صاف کیں اور بیگ میں سے موبائل نکالا

اور کال اٹھا کر کان کو لگا لیا۔

"ہیلو زوبیہ کہاں تھی تم۔میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔" دوسری طرف سے

شہریار بولا تھا۔

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کرنا چاہا۔

"میں باتھروم میں تھی بھائی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسی ہو؟" وہ اس کی اداسی محسوس کر چکے تھے۔ وہ ہولے سے بولے۔

"ٹھیک ہوں۔ آپ سنائیں بھائی۔"

"میں بھی ٹھیک۔ ماما کہاں ہیں؟"

"وہ بابا کے ساتھ باہر گئے ہوئے ہیں۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

اتنا سنتے ہی شہریار زوبیہ کی اداسی کی وجہ جان گیا۔

"تو تم گھر پر اکیلی ہو؟"

"جی۔" اس نے پر سکون ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کہیں باہر چلی جاؤ یا کسی دوست کی طرف چلی جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ باہر جائے گی۔لوگوں کو دیکھے گی تو اپنی اداسی بھول جائے گی۔اس کا ذہن پر سکون ہو

جائے گا۔۔۔شہریار نے یہی سوچتے ہوئے مشورہ دیا تھا۔

"ہاں جی سوچ رہی ہوں کہ کہیں باہر چلی جاؤں۔اب کرتی ہوں کچھ۔"

"ویسے آپ کب آرہے ہیں؟"وہ شہریار کے لئے بھی فکر مند تھی۔کہ اس کے آنے پر

بابا کونسا طوفان لائیں گے۔

"کل رات یا پرسوں صبح کو نکلوں گا۔"وہ سامنے کے منظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہے بھائی۔"

"چلو پھر اپنا دھیان رکھنا۔پھر ملاقات ہوتی ہے۔"کہتے ہوئے شہریار نے فون رکھا۔

www.novelsclubb.com

زوبیہ نے فیونا کو لیا اور گاڑی لے کر گھر سے نکل گئی۔اب اس نے اکیلے اس گھر میں کیا

کرنا تھا۔

اس نے گاڑی ایک سنسان سڑک پر روکی اور فیونا کو لے کر گاڑی سے اتر آئی۔

وہ کچھ دیر تنہا رہنا چاہتی تھی۔اس لیے زوبیہ نے سنسان سڑک کو چنا تھا۔

زوبیہ سڑک پر چلنے لگی جبکہ فیونا آگے بھاگ رہی تھی۔وہ بھی کافی دنوں بعد گھر سے باہر

نکلی تھی۔اسے بدلا ہوا ماحول پسند آیا تھا۔

زوبیہ وہاں رکھے ایک بینچ پر بیٹھ گئی اور فیونا کو دیکھنے لگی۔جو کبھی کہیں بھاگتی تو کبھی کہیں۔

اچانک اس کا موبائل بجا۔اس نے کال اٹھائی۔

"ہاں مریم کیسی ہو؟"

"میں ٹھیک۔تم کہاں ہو؟"دوسری طرف سے مریم بولی۔

"کہیں نہیں فیونا کو سیر کروانے لائی تھی۔ کہ وہ بھی کھلی ہوا کھالے گی۔ کیوں کیا کوئی کام تھا؟"

زوبیہ نے اپنی بات کی وضاحت دی اور کال کرنے کی وجہ پوچھی۔

"نہیں کام تو نہیں تھا۔ بور ہو رہی تھی سوچا تم سے بات کر لوں۔"

"اچھا۔"

"کیا مریم بھی میری طرح اکیلی ہے؟۔۔۔۔۔کیا اس کے والدین بھی اپنی زندگیوں میں مصروف ہیں؟"

اس نے دل میں سوچا۔

"کیا اچھا۔ بتاؤ تم کہاں ہو۔ میں آتی ہوں۔۔۔۔۔۔ چلو کچھ وقت ساتھ گزار لیں گے۔ اس طرح وقت بھی گزر جائے گا۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں لوکیشن بھیج رہی ہوں تم آجاؤ۔" زوبیہ بھی بور ہو رہی تھی۔اس لیے مریم کو ہامی بھر دی۔تا کہ وقت اچھا گزر جائے۔

"اوکے۔میں انتظار کر رہی ہوں۔" کہتے ہوئے مریم نے فون رکھ دیا۔

زوبیہ نے اسے لوکیشن بھیجی اور موبائل اپنے دائیں جانب رکھ کر فیونا کو دیکھنے لگی۔

"آہ قدرت کتنی مہربان ہے۔زوبی میڈیم!" اچانک ایک مردانہ آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔یہ آواز پیچھے سے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"بہادر ہو گئی ہو کیا۔آج میرے آنے سے ڈری ہی نہیں۔" وہ اس کے سامنے آکے کھڑا ہو گیا۔

آج اس نے ہڈی نہیں پہنی ہوئی تھی۔اس لیے اس کا چہرہ واضع تھا۔

سفید رنگت، نیلی چمکتی آنکھیں، میسی بال۔ جو اس کے چہرے پر پڑ رہے تھے۔ کالی جینز پر

اس نے کالی شرٹ پہن رکھی تھی۔ جس میں وہ تو بہت ہی زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔

زوبیہ نے آج اس کا چہرہ دیکھا تھا۔

زوبیہ نے کوئی جواب نا دیا بلکہ اس کو دیکھتی ہی رہ گئی۔

"مانا کہ میں بہت خوبصورت ہوں مگر ایسے مت دیکھو نظر بھی لگتی ہے مجھے۔" وہ

مسکراتے ہوئے بولا۔ جس پر زوبیہ اپنے حواس میں واپس آئی اور اپنا سر جھٹکا۔

"کیوں آئے ہو یہاں؟" زوبیہ نے تیوری چڑھا کر کہا۔

"وہ چھوڑیں۔ آپ بتائیں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

"میں تمہیں بتانے کی پابند نہیں ہوں مسٹر۔" زوبیہ بے رخی سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ قسم سے مجھے ایسے لگا تھا جیسے تم میرا نام لو گی۔ ویسے میرا نام کیا ہے؟" وہ تیزی سے بولا اور زوبیہ کے بینچ پر کچھ فاصلے سے بیٹھ گیا۔

زوبیہ بے اختیار دور ہٹی۔

"ڈرو تو نا یار۔ میں تو خوبصورت بھی اتنا ہوں۔" اس نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

زوبیہ کچھ بولے بنا ہی اسے گھورنے لگی۔

"زوبی یار اب اگر تم ایسے کرو گی تو مجھے اپنی خوبصورتی پر شک ہونے لگے گا۔" وہ چلا کر بولا۔

"تم کبھی سیریس نہیں ہوتے کیا؟" وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں ہر وقت سنجیدہ نہیں رہ سکتا۔ میری زندگی ہے مجھے گزارنی ہے۔ میں اداس ہو کے گزاروں یا خوش ہو کے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔ زوبی اگر تمہیں لگتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ ہماری اداسی سے لوگوں کو فرق پڑے گا تو غلط لگتا ہے تمہیں۔۔۔۔کب تک تم خود کو

یونہی اداس رکھو گی۔زندگی ملی ہے تو اسے جیو۔کم از کم مرنے تک تو ہمیں جینا ہے۔اگر

تم اپنی زندگی کا بڑا حصہ پریشانیوں میں یا اداسی میں گزارو گی تو تم خود کو تباہ کرو گی۔لوگ

کچھ وقت کے لئے تم پر افسوس کریں گے اور پھر اپنی زندگیوں میں مصروف ہو جائیں

گے۔۔۔۔"وہ اچانک سے سنجیدہ ہو گیا تھا اور زوبیہ کو سمجھانے لگا تھا۔

اس کی باتوں کا زوبیہ کے پاس کوئی جواب ہی نہیں ہوتا تھا۔

اسے حیرانگی ہو رہی تھی کہ یہ لڑکا میری اداسی کیسے جانتا ہے۔میں نے تو کچھ کہا بھی

نہیں۔

"میں تو اداس نہیں ہوں۔میں تو فیونا کو کھلی ہوا میں لے کے آئی ہوں۔"وہ بہانے بنانے

لگی۔وہ اس لڑکے کو غلط ثابت کرنا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا اس کا نام فیونا ہے۔ بہت پیاری ہے یہ۔" اس نے فیونا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بہانا ہے تمہارا۔ خیر تم بہانے بناتی رہا کرو میں پکڑتا رہوں گا۔" اس نے نظریں

اٹھا کر زوبیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جس سے دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ نمایا ہو گئی۔

"ویسے زوبی ایسی سنسان جگہوں پر رات کو نا آیا کرو۔ یہ محفوظ جگہ نہیں ہے۔ تم کسی

ہجوم والی جگہ پر جایا کرو۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"کوئی بھی حادثہ ہو سکتا ہے۔ یہ کراچی ہے یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔" وہ مسکراہٹ

دبائے اسے ڈرانے کے انداز میں بولا اور اس پر زوبیہ ڈر بھی گئی تھی۔

"اجنبی تو تم بھی ہو۔ پھر تو مجھے تم سے بھی ڈرنا چاہیے۔"

پہلی بار زوبیہ کسی اجنبی کے ساتھ ایسے بات کر رہی تھی۔اس لڑکے کی باتوں نے اسے بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"چلو پھر دوستی کر لیتے ہیں پھر اجنبی تو نہیں ہوں گے۔"اس نے اپنا ہاتھ زوبیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ۔۔۔وہ ہے میری اکلوتی دوست اور میرے لیے وہی کافی ہے۔"اس نے فیونا کی طرف اشارہ کیا جو سامنے ایک گیند کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

"لو بھئی۔یار تم بار بار مجھے شرمندہ کر رہی ہو۔اتنے ہینڈسم لڑکے کو ایک بلی سے کمپیئر کر رہی ہو۔"

وہ حیرانی سے زوبیہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اسے صدمہ پہنچا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ اس کے چہرے کے زاویے دیکھ کر ہنسنے لگی۔

اچانک اس کے موبائل کی سکرین ان ہوئی۔

اس نے موبائل اُٹھایا اور دیکھا جہاں مریم کا میسج نمایا تھا۔

"بس پانچ منٹ میں پہنچ رہی ہوں۔" اس نے مسکرا کر "اوکے" کا میسج سینڈ کر دیا۔

"کیا ہوا۔ مسکرا رہی ہو تم؟" عزیرم اس کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے بولا۔

بظاہر تو وہ میسج پڑھ کر ہنسی تھی مگر وہ مسکرا عزیرم کی باتوں پر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مریم آرہی ہے اس کا میسج آیا تھا کہ پانچ منٹ میں پہنچ رہی ہوں۔" یہ کیا زوبیہ نے تو

پہلی بار وضاحت بھی دی تھی۔

زوبیہ کی عادات بھی بدلنے لگی تھی۔ دو تین ملاقاتوں میں کچھ تو بدلا تھا۔

"مریم!" وہ چونک کر بولا۔

"ہاں جی۔۔۔۔۔میری کلاس فیلو ہے۔"

"اوکے میں چلتا ہوں۔" ایک دم وہ سنجیدہ سا ہو گیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا؟"

زوبیہ اس کے اس رد عمل پر حیران ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں ایک کام یاد آگیا ہے جانا ہو گا مجھے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے جینز کی جیب میں سے ماسک نکالا اور پہنتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"اور زوبی یہ بات۔۔۔۔۔۔" اس نے پیچھے مڑ کر زوبیہ سے کچھ کہنا چاہا مگر رک گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے یقین ہے تم پر۔ کہ تم کسی کو بھی میرے بارے میں نہیں بتاؤ گی۔" اس نے دل

میں سوچا۔

"کیا؟"

"کچھ نہیں۔۔۔۔خیال رکھنا اپنا۔۔" وہ مسکرا کر وہاں سے چلا گیا۔

وہ ہوا کی طرح آتا تھا اور زوبیہ کی اداسی اپنے ساتھ لے کر چلا جاتا تھا۔

زوبیہ وہیں بیٹھ کر مسکراتی رہی اور مریم کا انتظار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB